الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۸ | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۲۹ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش | ۲۹ مئی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۲۲

تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بیکاری کا اہم مسئلہ

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرکیولیشن کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ اور تیس ہزار طلباء میں سے جو شریک امتحان ہوئے ۲۲۔ ہزار کامیاب ہو چکے ہیں۔ ان کا کچھ حصہ تو کالجوں میں چلا جائے گا۔ اور کچھ حصہ اور کسی منزل کے بغیر اس تلاطم خیز سمندر میں جہاں مادیت بے دینی۔ آرام طلبی اور بے راہ روی کی ہلاکت آفرینیاں لہریں اٹھ رہی ہیں۔ ہچکولے کھاتا رہے گا۔ اور باقی جن کے متعلقین اور سرپرست کالج کی فضول خرچیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ دریائے بے کاری میں تھپیڑے کھاتے ہوئے کبھی ادھر اور کبھی ادھر لڑھکتے جائیں گے۔ اور ان کثیر التعداد لوگوں میں جو سرزمین ہند میں قوت لایموت پیدا کرنے کی فکر اور تلاش میں عمر عزیز کا نہایت قیمتی حصہ بسر کر دیتے ہیں۔ شامل ہو جائیں گے۔ جہاں کالجوں میں جانے والے بھی کچھ عرصہ بعد ان سے آملیں گے۔

ہندوستان میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی جو درگت ہو رہی ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور یونیورسٹی کے نتائج نکلنے پر ہر سال جب اس گروہ میں ہزاروں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ تو حالت اور بھی زیادہ نازک ہو جاتی ہے۔ یہ تعلیم جو آج ہمارے ملک میں دی جا رہی ہے۔ بجائے اس کے کہ ہماری تمدنی اور معاشرتی ترقی۔ اور اصلاح کا موجب ہو۔ تمدن و معاشرت کے حلقوں میں انتشار اور پریشانی پیدا کرنے کا موجب ہو رہی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ نوجوان طبقہ ملک و ملت کے لئے کارآمد بنے۔ وہ ایک ایسا بوجھ بن رہا ہے۔ جو دوسروں کی ترقی میں بھی سنگِ گراں ہو کر حائل ہو رہا ہے اور ملک کی تمدنی صفوں میں نہایت ہی خطرناک انتشار پیدا کر رہا ہے۔

دراصل موجودہ تعلیمی نظام ایسے رنگ میں مرتب کیا گیا ہے۔ کہ زندگی کے میدان میں جس اعتمادِ نفس۔ قوتِ عمل اور اصابتِ فکر کی ضرورت ہوتی ہے وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ رزمگاہِ حیات میں گوناگوں حوادث کے طوفانوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے فطرت نے انسان کے اندر جو جوہر پیدا کئے ہیں۔ ان کے نشوونما اور ان میں جلا پیدا کرنا تعلیم کا مقصد ہو سکتا ہے۔ اور ان استعدادوں کے لئے پوری قوت کے ساتھ ظہور پذیر ہونے کے مواقع بہم پہنچانا ہی دراصل صحیح تعلیم کا مقصد ہے۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ چیزیں ہندوستان میں فی زمانہ مفقود ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے جو نوجوان تعلیم کے کسی بھی مرحلہ سے گزرتے ہیں۔ ان کے اندر عام طور پر ایک لا اُبالی پن۔ آرام طلبی۔ کم ہمتی۔ محنت اور کام سے نفرت وغیرہ نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو انہیں کسی پُرمشقت کام کے قابل نہیں رہنے دیتے۔ یا کم سے کم اس قابل نہیں چھوڑتے۔ کہ وہ اپنی زندگی کو ایسے انداز میں بسر کر سکے۔ جس کی مثالیں آزاد ممالک میں بکثرت ملتی ہیں۔ پھر اس کے ساتھ تقلید مغرب کا جنون مصیبت بالائے مصیبت ہے

آج تعلیم سے مالی اور اقتصادی لحاظ سے فائدہ اٹھانے والے بہت کم ہیں۔ یا تو وہ جو غیر معمولی قابلیت اور استعداد اپنے اندر رکھتے ہوں۔ یا پھر وہ جنہیں ایوان حکومت تک رسائی کے ذرائع میسر ہوں۔ باقی لوگ تو تعلیم سے تعلیمی فائدہ ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور تعلیمی فائدہ یہی ہے۔ کہ تعلیم سے فطری جوہروں کی نشوونما۔ اور ترقی ہو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے تعلیمی اداروں کے منتظمین اور ذمہ دار لوگ اپنے قومی و ملی فرائض کا احساس کریں۔ اور اس بات کو ہر وقت مدنظر رکھیں۔ کہ ہمارا فرض صرف چند کتب رٹا دینا نہیں۔ بلکہ ہم قوم کے معمار ہیں۔ ہمارے ہاتھوں وہ نسل پروان چڑھے گی۔ جس پر آئندہ قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اور ہماری ذرا سی سستی اور لاپروائی اس قومی عمارت میں ایسے خطرناک رخنے پیدا کر سکتی ہے۔ کہ جن سے ہر وقت اس کے گرنے کا امکان ہے۔ وہ اپنے طالب علموں میں سادگی۔ کفایت شعاری صداقت۔ مشقت پسندی۔ عزم راسخ اور ہمتِ بلند۔ محنت کی عادت۔ کام سے محبت ایثار۔ قربانی۔ اور علمی تجسس و تحقیق کا شوق پیدا کریں۔ اور ان کے ذہن نشین کردیں۔ کہ دنیا میں کوئی کام ذلیل نہیں۔ اور تھوڑا کمانا بھی بہرحال بے کار رہنے سے بہتر ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے وقتاً فوقتاً اپنی جماعت کے معلمین کو توجہ دلاتے رہتے ہیں اور جن پر عمل کرنے سے ہمارا تعلیمی نظام کئی قسم کی مشکلات کے باوجود خاص امتیاز رکھتا ہے۔ احمدی نوجوانوں کو اس بارہ میں ملک کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آج وہی ہیں جنہیں اللہ تعالے نے دنیا کی صحیح رہبری...

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

افسوس ہے کہ کل ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ کا لاہور میں اور حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب مقرب کا امرتسر میں انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دونوں نعشیں یہاں لائی گئیں۔ آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومین کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ ماسٹر صاحب مرحوم نہایت مخلص اور دیندار نوجوان تھے۔ ہمیں اس حادثہ میں ان کے اقارب سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر کی توفیق بخشے۔ اور ان کا کفیل ہو۔

مہتمم صاحب وقار عمل اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۳۰ ہجرت کو بروز جمعرات شار ہوز ری کے سامنے کی سڑک پر صبح چھ بجے سے دس بجے تک یوم عمل منایا جائے گا۔ سب اصحاب شمولیت اختیار کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ نے تحریک جدید سال ششم کا وہ عہد جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی خوشی سے پیش کیا تھا پورا کر دیا؟ اگر نہیں تو ۳۱ مئی تک اپنے مقامی ڈاکخانہ میں منی آرڈر کر دیں تا دعا کی فہرست میں آپ کا نام حضور کی خدمت میں پیش کیا جا سکے ؛ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ اور لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانان کشمیر کے لئے رفاہ عام کے کام بدستور جاری فرمائے ہوئے ہیں۔ اور حضور کا ارشاد ہے کہ اس چندہ کو اس وقت تک جاری رکھا جائے۔ جب تک کہ اس کے بند کر دینے کا اعلان نہ ہو۔ چونکہ کام جاری ہے۔ اس لئے اخراجات کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔

سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے سال ۴۰-۱۹۳۹ء کا بقایا چندہ کشمیر مبلغ ۲۵ روپیہ اپنی جماعت کی مستورات سے وصول کر کے ارسال فرمایا ہے جس کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان مستورات۔ کو جنہوں نے اس چندہ میں حصہ لیا جزائے خیر عطا فرمائے۔ دوسری احمدی جماعتوں کی لجنات سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی ماہوار چندہ کشمیر کی فراہمی کا مناسب انتظام فرمائیں ؛ فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

تحریک جدید کا سات سالہ دور

اور

جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی

تحریک جدید کو اولاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین سال کے لئے جاری فرمایا جو دین کے لئے قربانیوں کا پہلا قدم تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بموجب اسے حضور نے مزید سات سال کے لئے ممتد کر دیا۔ اور جنوری ۱۹۳۷ء کو فرمایا۔" یہ امر بھی اچھی طرح یاد رکھو کہ قربانی وہی ہے۔ جو مدت تک کی جاتی ہے۔ پس جو آخر تک ثابت قدم رہتا ہے۔ وہی ثواب بھی پاتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ پھر نئے دور کو سات سال تک کیوں محدود رکھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قربانیاں کئی رنگ میں کرنی پڑتی ہیں۔ موجودہ سکیم (مالی) کو میں نے سات سال کے لئے مقرر کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۴۲ء یا ۱۹۴۴ء تک کا زمانہ ایسا ہے۔ جس تک سلسلہ احمدیہ کی بعض موجودہ مشکلات جاری رہیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے حالات بھی پیدا کر دے گا۔ کہ بعض قسم کے ابتلاء دور ہو جائیں گے۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے نشانات ظاہر ہو جائیں گے۔ کہ جن کے نتیجہ میں بعض مقامات کی تبلیغی روکیں دور ہو جائیں گی۔ اور سلسلہ احمدیہ نہایت تیزی سے ترقی کرنے لگ جائے گا۔ پس میں نے چاہا کہ اس پیشگوئی کی جو آخری حد ہے۔ یعنی ۱۹۴۴ء اس وقت تک تحریک جدید کو لئے جاؤں۔ تا آئندہ آنے والی مشکلات میں سے نجات حاصل ہو"

حضور نے آج سے دو سال قبل جو یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اب اس کے پورے ہونے کی قوی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔ کیا یہ جملہ حالات اس امر کا کامل یقین دلانے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی تحریک جدید کے اصول پر کاربند ہو کر ہو گی۔ لہذا احباب جماعت کو ان پرفتن ایام میں جہاں دعاؤں پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔ تاکہ ہماری کمزوریوں سے ترقی جماعت کسی دوسرے موقعہ پر ملتوی نہ ہو جائے۔ وہاں اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کے بموجب کہ ھذا ما وعدنا اللہ و رسولہ اپنے اندر یہ یقین پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے ایام قریب ہیں۔ اور اپنے آپ کو ان کا مستحق بنانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ انچارج تحریک جدید

میٹریکولیشن کے امتحان میں اول دوم سوم رہنے والے احمدی طلباء

خلافت جوبلی کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ میٹریکولیشن کے امتحان میں احمدیوں میں سے پنجاب میں اول دوم اور سوم رہنے والے طلباء کے لئے وظیفہ کے متعلق غور ہو سکے گا۔ بشرطیکہ وہ چھ سو سے زائد نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہوں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے تمام طلباء جنہوں نے گذشتہ میٹرک کے امتحان میں ۶۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے ہوں۔ نظارت ہذا کو ایک ہفتہ کے اندر مندرجہ ذیل معلومات بھجوا دیں۔

(۱) رول نمبر (۲) نام (۳) ولدیت (۴) سکول جہاں سے امتحان پاس کیا (۵) نمبر حاصل کردہ (۶) تصدیق مقامی جماعت

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زمانہ کی شہادت

بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا
ورنہ تجھے میری صداقت پر براہیں بے شمار (المسیح الموعودؑ)

(۳)

"الہدیث" (۱۰ مئی) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین کی بارھویں علامت یہ بتائی ہے۔ کہ:-

"قیاس صحیح کا انکار کرنا۔ حالانکہ وہ قیاس کو مانتے تھے۔ اور قیاس صحیح کفر و شرک میں فارق ہے"

اس کے متعلق "اہلحدیث" کی مثال ہی پیش کی جاتی ہے۔ ایک موقع پر جب "اہلحدیث کو جدید فرقہ بنایا گیا" تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ "فرقہ جدیدہ اور چیز ہے۔ نام جدید ہونا اور چیز"

پھر لکھا:-

"جدید نام سے فرقہ جدیدہ نہیں بنتا۔ بلکہ بعض اوقات اصل نام ہوتے ہوئے بھی طرز عمل سے جدید اسم بولا جاسکتا ہے۔ باوجود اسم جدید ہونے کے نہ اس فرقہ کو جدید کہہ سکتے ہیں۔ نہ وہ نام غلط ہوتا ہے۔ . . . . اسی طرح "اہلحدیث" باوجود مسلمین ہونے کے اپنے طریق عمل کی وجہ سے دوسرے فرقوں سے ممتاز ہیں"

(اہلحدیث ۱۵۔ فروری ۱۹۳۵ء)

لیکن باوجود اس کے جماعت احمدیہ پر جدید فرقہ ہونے کا اعتراض مولوی صاحب خود بارہا کر چکے ہیں۔ اور یہاں تک لکھ چکے ہیں۔ کہ:-

"فرقہ قادیانیہ کا تو کہنا ہی کیا ہے ان کی تو جڑ بنیاد ہی جدید ہے"

(اہلحدیث ۱۵۔ فروری ۱۹۳۵ء)

دراصل یہ کہکر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اعتراف کر لیا۔ کہ ان کے اخبار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکرین کی جو یہ علامت بتائی گئی ہے کہ:-

"قیاس صحیح کا انکار کرنا۔ حالانکہ وہ قیاس کو مانتے تھے"

یہ آج بھی منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہے ورنہ کیا وجہ کہ "اہلحدیث" پر "فرقہ جدیدہ" کے الزام کے جواب میں جو کچھ کہا جاتا ہے۔ وہی جماعت احمدیہ کی طرف سے "فرقہ جدیدہ" کے جواب میں پیش کیا جائے۔ تو اُسے تسلیم نہیں کیا جاتا۔

"اہلحدیث" نے **تیرھویں** خرابی ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"غلو۔ نیک اور بزرگ لوگوں کی ذات میں زیادتی کرنی۔ چنانچہ فرمایا۔ یا اهل الکتاب لاتغلوا فی دینکم یعنی اے کتاب والو۔ دین میں زیادتی مت کرو۔ لاتقولوا ثلثة۔ تین خدا مت کہو"

یہ علامت بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت اور تو اور خود مسلمانوں میں بھی پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اخبار "اہلحدیث" سے ہی اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:-

الف۔ اخبار اہلحدیث میں از ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء تا ۳ مارچ ۱۹۳۶ء "پیر جماعت علی شاہ علی پوری کی امارت ملیہ کی ابتدار اور انتہا" کے زیر عنوان ایک سلسلہ مضامین شائع ہوا تھا جسے اسی نام سے رسالہ کی صورت میں چھاپ دیا گیا۔ اس کے صلا۲۱ پر پیر جماعت علی شاہ صاحب کے متعلق لکھا ہے:-

"ان کی مذہبی معلومات کا یہ حال ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہنے والا ان کے نزدیک کافر، مرتد اور حرامزادہ ہے"

پھر صلا۶۷ پر پیر صاحب کی ایک تقریر کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:-

"یہ وہابی ملعون کہتے ہیں۔ کہ حضور (نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو علم غیب نہیں تھا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ حضور تو حضور آپ کے غلاموں بلکہ غلاموں کے بھی کتوں کو علم غیب ہوتا ہے حضرت خواجہ باقی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک پالتو بلی تھی۔ اس کو بھی علم غیب تھا"

ب۔ "اہلحدیث" ۴ نومبر ۱۹۳۸ء میں "بریلویوں کی مسجد میں عشق مجازی کی کہانی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کے آخری فقرات یہ ہیں کہ:

"ایک طرف تو حضور علیہ السلام کی اس قدر بے ادبی (کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہ تھے) اور شان رسالت میں غلو کرنے لگے۔ تو مولوی صاحب نے یہاں تک فرما دیا۔ کہ حضور علیہ السلام ظاہراً مصطفٰے تھے حقیقت میں خدا تھے۔ ادھر معاذ اللہ چوروں سے تشبیہ اور ادھر خود خدا ہی حضور کو بنا دیا"

ج۔ اخبار "اہلحدیث" ۴ نومبر ۱۹۳۸ء کے صلا۹ پر "وفات مصطفٰےؐ" کے زیر عنوان لکھا ہے:-

"جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حیات و ممات کے متعلق بحثیں ہوتی ہیں اسی طرح آج کل بعض جہلاء حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی مناظرے کرتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں آشکار کر دیا جائے"

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت غلو ہے۔ جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے

د۔ پھر فتاوٰے "کے ماتحت ایک شخص کے استفتار کی عبارت ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے:-

"ولم یکن له صلے اللہ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر لانه کان نورا۔ روی ابن الجوزی عن ابن عباس انه لم یکن للنبی صلعم ظل ولم یقم مع الشمس الا غلب ضوءه ضوء الشمس شرح زرقانی علی المواہب صفحہ ۲۲۰ قال عثمان ان اللہ ما اوقع ظله علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذالک الظل تفسیر مدارک صفحہ ۲۴/۲ تحت آیت ولولا اذ سمعتموه اسی طرح تذکرۃ الموتی قاضی ثناء اللہ پانی پتی صلا۲ پر لکھا ہے۔ کہ نبی صلعم کا سایہ نہ تھا"

(اہلحدیث ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء)

خلاصہ یہ ہے۔ کہ مختلف کتابوں سے بروایت ابن عباس وغیرہ ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ ہرگز نہ تھا۔ اور خدا نے آپ کا زمین پر سایہ اس لئے نہ پڑنے دیا۔ تا اس پر کسی انسان کا پاؤں نہ پڑ جائے:

بتائیے۔ کیا یہ غلو ہے یا نہیں:

ھ۔ اور ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے:-

"۳ مئی ۱۹۳۹ء کی شب کو امرتسر کے ایک محلہ میں اس قدر غلو کیا گیا۔ کہ سورۃ حدید کی آیت کریمہ هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیء علیم کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا" (اہلحدیث ۱۲ مئی ۱۹۳۹ء)

و۔ اب اولیاء کرام کے حق میں مسلمانوں کا غلو ملاحظہ ہو۔ "اہلحدیث" میں یہ شعر چھپ چکا ہے:

کہتے ہیں اولیاء سے مانگو مرادیں ساری
کرتے روا ہیں بے شک حاجات وہ تمہاری

(اہلحدیث ۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

غلو کے یہ چند نمونے صرف "اہلحدیث" سے پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی بیسیوں کتابیں اس قسم کے غلو سے پُر ہیں: (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد سلسلہ خلافت

(۲)

مولوی محمد علی صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ "الوصیت" میں کسی خلیفہ کا ذکر نہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت مولوی نورالدینؓ کو کیوں خلیفۃ المسیح مانا۔ اور کیوں ان کی بیعت خلافت کی۔ اور چھ سال کامل ان کو خلیفۃ المسیح کہتے اور مانتے رہے۔ پس اپنے عقیدہ کے خلاف حضرت مولوی نورالدین اعظمؓ کو ان کا اور ان کے رفقاء کا خلیفہ ماننا یقیناً بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ جواب مولوی صاحب کے مسلمات کی رو سے ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ چونکہ خدا تعالےٰ کا منشا وہ تھا۔ کہ ایک شخص جماعت احمدیہ کا خلیفہ ہو۔ ادھر صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جانشین مقرر کر گئے تھے۔ اس لئے مخالف ممبروں کے دلوں میں ڈال دیا۔ کہ وہ ایک خلیفہ منتخب کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور ایسے طرز پر انتخاب کرایا۔ کہ بعد میں وہ خود پشیمان ہوئے کہ ایسا کیوں ہوا۔ مگر جو خدا تعالےٰ نے چاہا وہی ہوا اور یہ ممبر دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ اس کے بعد جو ارادے بھی خلیفہ کے خلاف ان کے دلوں میں اٹھے۔ وہ ناکام رہے۔ کیونکہ خدا ان کے ساتھ نہ تھا۔ پھر ایک شخص کو خلیفہ مان کر اس کی اطاعت کا اقرار کر کے اس کے خلاف کھڑا ہونا دوسرا گناہ کبیرہ تھا۔ اور حدیث نبوی کہتی ہے لادین لمن لا عھد له جو شخص پابند عہد نہ ہو۔ اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

جب ایک خلافت مان لی۔ اور خلیفہ کی چھ سال تک اطاعت کی تو اس طرح جماعت کی وحدت قائم رہی مگر پہلے خلیفہ کی وفات پر دوسرے کو قبول نہ کرنا اور جماعت کی وحدت کے شیرازہ کو بکھیر دینا باقی تفرقہ ہونا تیسرے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس قدر نقصان جماعت احمدیہ کو اس اختلاف سے پہونچا۔ اس کی ساری ذمہ واری مولوی محمد علی صاحب پر ہے

خلافت احمدیہ کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ از روئے قرآن کریم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو بعثتیں ہیں بعثت اول اسم محمد کے ماتحت اور بعثت ثانی اسم احمد کے ماتحت۔

بعثت اول جو اسم محمد کے ماتحت ہے وہ حضرت موسےٰ سے مماثلت رکھتی ہے۔ اور جس طرح حضرت موسےٰ کے بعد بارہ سو سال تک خلفاء آئے۔ اور آخری خلیفہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام چودھویں صدی کے سر پر آئے۔ اور امت موسویہ کے خاتم الخلفاء ہوئے۔ اسی طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بارہ خلفاء ہوئے۔ اور تیرھویں خلیفہ مثیل عیسےٰ حضرت احمد مسیح موعود ہیں جو چودھویں صدی کے سر پر آئے۔ اور امت محمدیہ کے خاتم الخلفاء ہوئے۔ پس یہ مماثلت ہر دو سلسلوں کی تکمیل کو پہونچ گئی۔ اور اسم محمد کے ماتحت خلافت کا سلسلہ آخر کو پہونچ گیا۔ اب بعثت ثانی کا دور شروع ہوا۔

اس دور میں پہلے خلیفہ حضرت مولوی نورالدین اعظم تھے۔ اور دوسرے خلیفہ حضرت محمود احمد ہوئے۔ اور جب تک خدا تعالےٰ چاہے گا یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ یہ خلفاء بھی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے خلفاء ہوں گے۔ مگر اسم احمد کے ماتحت اور آیت استخلاف کے اندر یہ خلافت بھی داخل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی شخص جماعت احمدیہ سے باہر امام مجدد یا خلیفہ نہ ہوگا۔ جو بھی ہوگا۔ وہ حضرت احمد کا متبع ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوگا۔

پس حضرت مسیح موعود نبی اللہ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوئی اور یہی خلافتِ حقہ ہے۔ آپ کے بعد اگر خلافتِ احمدیہ کا وجود نہ ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیوں یہ فرماتے۔

ثم یسافر المسیح الموعود أو خلیفة من خلفائه الی ارض دمشق۔

(حمامۃ البشرےٰ صفحہ ۳۷)

لفظ خلفاءہ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بہت سے خلفاء ہوں گے۔ جن میں سے ایک خلیفہ وہ ہوگا۔ جو دمشق بھی جائے گا۔ پس خلافت کا ہونا ثابت ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا میں ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹا دیتا ہے"۔

(اخبار الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

عین وفات کے قریب یہ کلمات فرمائے گئے۔ اور خلافت احمدیہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالےٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے (۲) دوسرا طریق ازال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تاکہ ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں"۔

(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۵-۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد میں سے مرسلین اور نبیین اور خلفاء پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک نبوت و رسالت منقطع اور محال تھی۔ یا آپ کے بعد سلسلہ خلافت احمدیہ نہ تھا۔ تو ان الفاظ کے لکھنے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ کیا یونہی یہ تمام باتیں لکھ دیں۔ پھر لکھتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایسے شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی خدمت کریگا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

کیا جانشین کا ترجمہ خلیفہ نہیں۔ اگر خلافت احمدیہ نہ تھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ایک شخص کے خلیفہ ہونیکے کیا معنی؟

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جسے مولوی صاحب خدا کے برگزیدہ خلیفہ کی جانشین یقین کرتے ہیں۔ تمام ممبروں نے بالاتفاق یہ بات تسلیم کر لی۔ کہ بموجب الوصیت حضرت مولوی نورالدین اعظم خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بطور سیکرٹری انجمن لاہور اور مولوی محمد علی صاحب قادیان شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور وغیرہ نے ایسے اعلانات پر دستخط بھی کئے۔ سب نے خود بیعت بھی کی۔ اور دوسرے احمدیوں کو بھی بیعت کرنے کی دعوت دی۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت نہیں تھی۔ تو پھر اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ماہوار مساعی

ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش

مجلس مرکزیہ کا کام مختلف شعبوں میں منقسم ہے۔ جن کی کارگذاری کی تفصیل حسب ذیل ہے:

شعبہ تعلیم

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے خدام الاحمدیہ کے سپرد قادیان کے احمدی ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام ہے۔ خدام الاحمدیہ بفضل اللہ تعالیٰ ہمت اور محنت کے ساتھ اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دارالرحمت۔ دارالفضل دارالبرکات۔ بورڈنگ تحریک۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ اور ناصر آباد میں پڑھائی کا انتظام اچھا رہا۔ دارالعلوم کے حلقہ میں مقرر کردہ عہدہ داران کی بعض مجبوریوں کے ماتحت جلد جلد بدلنے کی وجہ سے ابتداء میں کوئی کام نہیں ہو سکا۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کام اچھا ہو رہا ہے۔ احمد آباد۔ اور حلقہ مسجد فضل۔ اور قادر آباد میں ہمارا کام متعلمین کی فصل کی کٹائی وغیرہ میں مصروفیات کی وجہ سے عملاً بند رہا۔ حلقہ دارالفتوح میں بھی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکا۔ حلقہ مسجد مبارک میں بھی خدام الاحمدیہ کے اراکین میں سے ذی اثر اور محنتی نوجوان نہیں مل سکے۔ اس لئے یہاں بھی کام کی رفتار سست رہی۔ ماہ زیر رپورٹ میں اس شعبہ کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ اور کام کی نگرانی کے لئے ہر محلہ میں علیحدہ علیحدہ انسپکٹر مقرر کئے گئے۔ جو ہر روز نگرانی کر کے رپورٹ دیتے ہیں۔

شعبہ خدمت خلق

انسداد مکھی مچھر۔ قادیان سے مچھر اور مکھی کے انسداد کے لئے خدام الاحمدیہ نے احباب سے قریباً بیس روپے چندہ کے طور پر حاصل کئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس شعبہ کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مسجد مبارک۔ دارالرحمت اور بعض دیگر مقامات کی نالیوں میں تیل چھڑکا گیا۔

اس سلسلہ میں یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ آمد کے مقابلہ میں اخراجات کا اندازہ بہت زیادہ ہے۔ لیکن جو قلیل شرح احباب کے ذمے فی گھر مقرر کی گئی ہے وصول ہو جائے۔ تو کام بہت حد تک آسان ہو جائے گا۔

فرسٹ ایڈ:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں گیارہ طلباء فرسٹ ایڈ کے اسباق حاصل کرتے رہے۔ اس سکیم کو انشاء اللہ جلد ہی وسیع کرنے کا ارادہ ہے۔

پنکھا کشی و آب رسانی:۔ گرمیوں میں خدام جمعہ کی نماز میں مسجد میں پنکھا کشی و پانی پلانے کا کام کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں بھی خدام باقاعدگی سے یہ خدمت بجا لاتے رہے۔

وقار عمل

عرصہ زیر رپورٹ میں موضع بھینی میں مرکزی انتظام کے ماتحت دو دفعہ وقار عمل منایا گیا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً ۵ ہزار مکعب فٹ مٹی ڈال کر ایک ایسے بند کو اونچا کیا گیا۔ جو بارش کے پانی کو روک لینے کی وجہ سے زمینداروں کے لئے نہایت مفید ہو سکتا ہے۔

تربیت و اصلاح

خدام الاحمدیہ نے ماہ جون میں کتاب کشتی نوح کا امتحان مقرر کیا ہے۔ جس کے لئے ماہ شہادت میں شعبہ ہذا "الفضل" کے ذریعہ سے احباب کو امتحان میں شامل ہونے کی تلقین کرتا رہا۔ خدا کے فضل سے اب تک ۵۴۴ نام آ چکے ہیں۔ مجلس ان دنوں حقہ نوشی کے خلاف خاص طور پر کام کرتی رہی۔ چنانچہ بہت سے سگریٹ نوشوں سے جرمانہ وصول کیا۔ اور کئی آدمیوں کے حقے باجازت نظارت امور عامہ ضبط کئے گئے۔ مجلس عاملہ مرکزیہ کے اراکین نماز تہجد پڑھانے کے لئے قادیان سے باہر بعض دیہات میں جاتے رہے۔ خدا کے فضل سے اس کا بھی نہایت اچھا نتیجہ نکلا۔ چنانچہ اس مہینہ میں خدام الاحمدیہ کے ایسے جلسوں کے نتیجہ میں قریباً ایک سو تیس اصحاب نے بیعت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شعبہ اطفال

اس محکمہ کا کام ابھی ابھی شروع ہوا ہے۔ اطفال کی باقاعدہ تنظیم کی جا رہی ہے۔ اور ان کے لئے مربیاں کا تقرر ہو رہا ہے۔

شعبہ تجنید

عرصہ زیر رپورٹ میں بارہ ایسی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں کو خدام الاحمدیہ کی تحریک کے خطوط لکھے گئے۔ جہاں ابھی تک مجالس قائم نہیں۔ اس مہینہ میں ضلع گورداسپور میں سے۔ سہاری۔ پکیوال۔ دھرم کوٹ بگہ۔ شاہ پور۔ امن گڑھ۔ شکار ماچھیاں۔ میراوال اور بھینی بانگر۔ علاوہ ازیں محمود آباد ضلع جہلم۔ سرینگر کشمیر۔ یاڑی پورہ۔ چک امرچ بالسو۔ بھجو گام۔ بھوسو۔ کاٹھ پورہ کشمیر۔ سید والہ ضلع شیخوپورہ میں نئی مجالس قائم ہوئیں۔

شعبہ مال

گذشتہ ماہ میں خدام الاحمدیہ کے حساب میں چندہ اور دیگر آمدنی والے شعبوں سے ۲۴۷ روپے ایک آنہ تین پائی وصول ہوا اور ۱۳۱ روپے آٹھ آنے خرچ آئے۔ خدام الاحمدیہ کو مالی لحاظ سے جو دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے صاحب حیثیت احباب جماعت کو خدام الاحمدیہ کی مالی مدد کرنے کے لئے خطوط لکھے جاتے رہے۔

اجلاس

گذشتہ ماہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ماہوار جلسہ ۳۰ شہادت کو دارالفضل میں منعقد ہوا۔ جس میں میاں عبدالسلام صاحب عمر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدر محترم نے آخر میں خدام کو نہایت ہی قیمتی ہدایات سے مشرف فرمایا۔ اسکے علاوہ مجلس عاملہ مرکزیہ کے تین اجلاس منعقد ہوئے۔

شعبہ اشاعت

گذشتہ ماہ میں الفضل میں کل چودہ نوٹس شائع کئے گئے۔ جن میں پانچ ہجرت کو تحریک جدید کے جلسوں کے انعقاد کے لئے احباب کو خاص طور پر متوجہ کیا گیا۔

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں خط و کتابت کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آمد ڈاک لوکل	۳۹۱
روانگی ڈاک لوکل۔	۶۴۲
آمد ڈاک بیرون۔	۱۶۶
روانگی بیرون۔	۱۶۵

خاکسار:۔ خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تحریک جدید کے جلسے

چک ۹۹ شمالی سرگودھا:۔ چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا قائد مجلس مقامی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے مطالبات کی وضاحت کرتے ہوئے تبلیغ کے جہاد کے لئے کم از کم پندرہ روز وقف کرنے۔ اور تحریک جدید کے مالی مطالبات کو پورا کرنے کی تلقین کی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبالہ شہر:۔ ۷½ بجے شام مسجد احمدیہ میں زیر صدارت بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بابو محمد مستقیم صاحب وکیل۔ منشی محمد بخش صاحب کرامت اللہ خانصاحب۔ ماسٹر برکت اللہ صاحب۔ بابو محمد شریف صاحب۔ اور بابو عبدالمغنی صاحب نے تقاریر کیں۔

سرینگر کشمیر:۔ مؤرخہ ۵ ہش کو احمدیہ دارالتبلیغ سرینگر میں تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں۔ ماسٹر جلال الدین صاحب۔ منشی محمد یوسف صاحب مولوی احمد اللہ صاحب مولوی فاضل۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب فاضل۔ غلام محمد صاحب۔ اور مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر۔ حاضرین نے تقاریر کو دلچسپی سے سنا۔

خاکسار:۔ خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

فہرست خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ ۲۱ مئی ۴۰ء سے ۲۰ جون ۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یہ احباب ۱۰ جون ۴۰ء تک اپنا چندہ ارسال فرما دیں یا وی پی روک دینے کے متعلق ۸ جون ۴۰ء سے قبل اطلاع دے دیں۔ ورنہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے احباب کو تیار رہنا چاہیئے۔

(مینیجر الفضل)

۱۶۱ چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷ عبد العظیم صاحب
۱۳۶ میاں محمد شریف "
۱۶۱ پیر حاجی احمد "
۲۰۳ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل "
۲۶۵ چوہدری غلام محمد "
۲۸۶ مولوی غلام علی "
۳۷۷ بابو محمد امیر "
۳۸۷ شیخ قدرت اللہ "
۴۸۲ ملک عبد العزیز "
۴۷۹ مولوی عبد الحی "
۶۲۰ غلام محی الدین خان "
۷۹۲ مولوی عمر الدین "
۹۷۹ خوشی محمد "
۱۳۲۶ ایم محمد رفیع اللہ "
۱۳۳۲ حکیم عبد الرحمٰن "
۱۵۴۰ بابو حیات محمد "
۱۶۱۹ مولوی محمد الیاس الدین
۱۸۱۷ بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۲ مولوی محمد حسین "
۲۰۸۵ صاحبزادہ عبد اللطیف
۲۳۷۶ عبد الرشید صاحب
۲۷۴۰ چوہدری عطا محمد "
۲۸۶۲ سلطان سرخرو "
۳۴۹۲ نیک عالم "
۳۵۹۶ مظفر الدین "
۴۰۰۸ ماسٹر فتح محمد "
۴۰۱۱ شیخ کرم الٰہی "
۴۰۲۴ چوہدری جلال الدین "
۴۱۷۴ محمد اقبال حسین صاحب
۴۳۳۱ سومبر خان "
۴۷۸۵ ایس ایم عالی "
۴۸۸۵ ڈاکٹر عبد الکریم "
۵۳۰۴ چوہدری غلام مرتضیٰ "
۵۶۴۹ منشی اللہ دتا "

۵۶۸۲ عبد الشکور صاحب
۶۰۴۱ اہلیہ عبد الغفور "
۶۳۰۱ شیخ حمید احمد "
۶۳۲۰ سید احمد حسین "
۶۳۹۸ سیٹھ ابراہیم صاحب
۶۴۸۳ محمد صدیق "
۶۷۳۶ خدا بخش صاحب
۶۹۳۲ میر عبد الرحمٰن "
۷۱۶۰ ایم صاحب خان "
۷۱۸۳ کریم بخش "
۷۲۱۴ محمد عبد السمیع "
۷۲۴۰ چوہدری سردار خان "
۷۲۵۳ خورشید احمد صاحب
۷۳۲۹ خان بہادر چوہدری نعمت الدین صاحب
۷۶۵۵ سکرٹری انجمن احمدیہ
۷۸۷ عطاء اللہ صاحب
۷۸۴۰ پیر عبد العلی "
۷۹۰۰ ڈاکٹر محمد الدین "
۷۹۵۴ احمد حسین سعید "
۸۰۲۰ عبد العزیز "
۸۰۷۵ رشید احمد "
۸۱۵۰ منشی غلام محمد "
۸۱۵۶ شیخ غلام رسول "
۸۳۱۹ محمد شفیع صاحب
۸۴۴۲ مینیجر احمدیہ فرنیچر
۸۵۶۷ سردار امیر احمد صاحب
۸۷۲۰ بابو محمد امیر "
۸۸۳۴ حاجی محمد ابراہیم "
۸۸۸۱ چوہدری غلام محمد
۹۴۴۳ محمد صاحب حکیم صاحب
۹۶۴۰ بشیر احمد "
۹۷۶۴ رکن الدین "
۹۸۰۸ پریذیڈنٹ احمدیہ
۹۸۴۸ ڈاکٹر نور احمد صاحب

۹۸۷۶ سید عنایت حسین صاحب
۹۹۵۴ برکت علی "
۹۹۸۴ مرزا غلام سرور "
۱۰۰۰۵ چوہدری شیر محمد "
۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان "
۱۰۱۳۱ محمد رمضان احمد "
۱۰۱۷۷ امیر جماعت احمدیہ
۱۰۳۷۰ مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۵۱۵ ایم محمد عبد الحفیظ "
۱۰۶۰۰ میر مرید احمد خان "
۱۰۷۲۱ سخاوت علی صاحب
۱۰۸۸۵ ظفر اللہ خان "
۱۰۹۰۰ شیخ عطاء اللہ "
۱۰۹۲۰ میر حمید اللہ "
۱۰۹۳۷ سکرٹری صاحب
۱۰۹۵۸ عباد اللہ خان "
۱۱۰۰۰ حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۰۳۱ ایس اے صوفی "
۱۱۰۶۳ اے ڈی پال
۱۱۰۷۱ مولا بخش صاحب
۱۱۲۹۴ ملک عمر علی "
۱۱۳۲۱ محمد علی "
۱۱۳۹۰ محمد رفیع خان "
۱۱۵۱۴ بابو فتح محمد "
۱۱۵۱۹ نذیر احمد "
۱۱۵۸۵ ٹی پی محمد "
۱۱۶۲۴
۱۱۷۰۳ ملک احمد خان "
۱۱۸۵۳ ڈاکٹر محمود "
۱۱۸۸۸ ڈائرکٹر انفارمیشن
۱۱۹۹۱ چوہدری محمد یوسف خان صاحب
۱۲۰۱۱ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۲۸ بابو عمر الدین
۱۲۰۷۵ خانزادہ امیر اللہ خان صاحب
۱۲۰۸۰ عزیز حسین صاحب

۱۲۱۳۹ سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۸۱ گلشن داد خان صاحب
۱۲۱۸۵ چوہدری مہتاب الدین صاحب
۱۲۲۳۲ مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۵۵ محمد شفیع صاحب
۱۲۳۲۳ محمد عبد العزیز "
۱۲۳۲۹ ڈاکٹر سعید احمد "
۱۲۳۶۹ ملک عطاء اللہ "
۱۲۳۷۸ ماسٹر محمد فضل الٰہی "
۱۲۵۳۷ ایم نور الٰہی "
۱۲۶۰۴ چوہدری حمید اللہ
۱۲۶۲۳ بابو محمد شریف "
۱۲۶۴۵ مولوی عبد اللطیف "
۱۲۶۵۱ ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۸۸ محمد شفیع "
۱۲۷۰۸ محمد علی "
۱۲۷۱۲ بابو محمد اسمٰعیل "
۱۲۷۲۶ شیخ عبد الحمید "
۱۲۷۳۷ مرزا عطاء اللہ "
۱۲۷۹۶ ملک محمد سعید "
۱۲۸۰۳ بابو عبد الجلیل "
۱۲۸۰۹ ڈاکٹر محمد الدین "
۱۲۸۳۴ عبد الرشید "
۱۲۸۹۴ ظفر حسن "
۱۲۹۲۸ اے رحمٰن "
۱۲۹۵۵ ماسٹر اللہ بخش
۱۳۰۱۳ ایم نصیر الحق "
۱۳۰۱۷ سعد اللہ "
۱۳۰۶۱ محمد رمضان "
۱۴۰۲۲ خواجہ حافظ طیب اللہ
۱۴۰۶۳ مسز اللہ داد خان صاحب
۱۴۰۶۸ چوہدری محمد بوٹا
۱۴۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم "
۱۴۱۰۵ خلیفہ عبد الرحمٰن "
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش "
۱۴۱۶۹ عبد الحق "
۱۴۱۷۴ کیپٹن ٹی ڈی احمد "
۱۴۱۷۹ محمود احمد صاحب ناصر
۱۴۱۸۶ ڈاکٹر عبد المغنی صاحب
۱۴۱۸۸ مینیجر ممتاز الاطباء
۱۴۱۹۵ میاں عبد الحی صاحب
۱۴۲۲۴ شیخ محمد لطیف "
۱۴۲۲۶ محمد عبد اللہ "

۱۴۲۲۸ ایم عبد الواحد صاحب
۱۴۲۵۲ ایم احمد "
۱۴۲۵۷ سید منصور احمد "
۱۴۲۷۹ سید بدر الدین صاحب
۱۴۲۸۸ عطاء الرحمٰن "
۱۴۳۰۶ چوہدری نادر علی "
۱۴۳۲۶ سید محمد عبد الہادی "
۱۴۳۳۴ اے کے چوہدری
۱۴۳۳۹ محمد عباس صاحب
۱۴۳۴۷ فتح محمد "
۱۴۳۹۶ غلام احمد "
۱۴۴۰۶ محمد عالم "
۱۴۴۱۳ منشی محمد شاہ "
۱۴۴۳۰ سید فیاض الدین "
۱۴۴۴۶ محمد ثناء اللہ خان
۱۴۴۷۴ شریف احمد "
۱۴۴۸۰ مرزا ظفر احمد
۱۴۴۸۷ شیر محمد
۱۴۵۰۹ کیپٹن ایم عطاء اللہ "
۱۴۵۱۸ محمد اسلام "
۱۴۵۲۳ مسٹر منظور احمد "
۱۴۵۳۴ چوہدری سردار احمد "
۱۴۵۳۵ مولوی محمد عبد اللہ "
۱۴۵۴۳ میاں احسان الٰہی "
۱۴۵۷۸ چوہدری محمد انور حسین "
۱۴۶۲۵ نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۵۷ چوہدری سردار احمد صاحب
۱۴۶۶۵ خواجہ محمد اقبال "
۱۴۶۶۶ چوہدری بشارت احمد
۱۴۶۷۰ احمد رضی اللہ "
۱۴۶۷۷ غلام محمد "
۱۴۶۸۴ عبد الحق "
۱۴۶۸۵ چوہدری سردار احمد "
۱۴۷۰۷ محمد عبد الحق "
۱۴۷۱۱ عبد الغنی "
۱۴۷۳۴ خوشی محمد "
۱۴۷۵۹ چوہدری غلام رسول "
۱۴۷۶۴ غلام رسول "
۱۴۷۷۱ شیخ غلام محی الدین "
۱۴۷۷۲ محمد اسمٰعیل "
۱۴۷۸۱ ایم عطا محمد
۱۴۷۸۳ غلام مولا خادم "
۱۴۷۸۶ حافظ نور الٰہی "

۱۴۷۸۹ حسین محمد صاحب
۱۴۸۲۲ مولوی بشیر احمد "
۱۴۸۳۱ شیخ رحمت اللہ "
۱۴۸۳۸ نیاز احمد "
۱۴۸۵۱ قادر بخش خان
۱۴۸۶۵ چوہدری محمد منصف علی خان صاحب
۱۴۸۷۱ سید نذیر حسین صاحب
۱۴۸۷۵ مولوی عبد الواحد "
۱۴۸۷۶ عبد الحمید "
۱۴۸۸۳ محمد یوسف خان "
۱۴۸۸۸ چوہدری غلام احمد "
۱۴۸۹۶ رشید احمد خان "
۱۴۹۰۳ سید سعید احمد "
۱۴۹۳۸ بابو محمد ابراہیم "
۱۴۹۳۹ محمد اصغر علی
۱۴۹۴۴ چوہدری عبد الحمید خان صاحب
۱۴۹۶۰ ایس ایم عمر صاحب
۱۴۹۷۶ ملک نبی محمد "
۱۴۹۸۳ غلام حمید خان "
۱۴۹۸۴ عبد الکریم "
۱۴۹۸۷ محمد احمد "
۱۴۹۸۹ چوہدری محمد ابراہیم "
۱۴۹۹۳ ملک کرم الٰہی "
۱۴۹۹۶ محمد اشرف
۱۵۰۰۳ شیخ سرفراز علی خان صاحب
۱۵۰۰۸ خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علی خان صاحب
۱۵۰۱۲ ایم ایس ایوب صاحب
۱۵۰۱۵ سید محمد حسین "
۱۵۰۴۴ شیخ غلام احمد "
۱۵۰۷۴ مبشر الدین "
۱۵۰۸۳ مسز خوق "
۱۵۰۸۹ میاں ایوب شاہ "
۱۵۱۰۲ ڈاکٹر خیر الدین "
۱۵۱۰۴ ایم عطاء اللہ "
۱۵۱۱۰ ایم محمد حسین "
۱۵۱۴۷ فیض احمد "
۱۵۱۵۵ چوہدری حاجی احمد خان صاحب
۱۵۱۹۱ ملک نصر احمد خان صاحب
۱۵۱۹۳ میر ضیاء اللہ "
۱۵۱۸۲ شیخ نور حسین "
۱۵۱۹۸ چوہدری عبد المالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بلگریڈ ۲۶ مئی۔ بلقانی حکومتوں کو اٹلی کی طرف سے پھر یقین دلایا گیا ہے کہ وہ ان میں سے کسی پر حملہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اٹلی کے بلقانی سفراء کو ہدایت کی گئی ہے کہ متعلقہ حکومتوں کو اس کا یقین دلا دیں۔

پیرس ۲۶ مئی۔ آج پولیس نے شہر کے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر ۵۰۰ آدمی گرفتار کئے۔ ایک ہفتہ میں دو ہزار ہوٹلوں کی تلاشیاں لی جا چکی ہیں۔ بہت سے پولیس افسر بھی برطرف کر دیئے گئے ہیں۔

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فرانسیسی ہائی کمانڈ میں مزید تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ اور پندرہ فوجی جرنیل اور کمانڈر سبکدوش کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ کل جبری بھرتی کے قانون کے ماتحت ۳ لاکھ ۲۶ ہزار نوجوانوں نے اپنے نام رجسٹر کرائے ان کو ملا کر بھرتی ہونے والوں کی تعداد ۲۰ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ ریزرو اس کے علاوہ ہیں۔

بخارسٹ ۲۶ مئی۔ رومانوی گورنمنٹ نے جرمن اور ہنگرین لوگوں کو ملک سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ جو لوگ اس کے باوجود نہیں نکلے۔ انہیں زبردستی نکالا جا رہا ہے۔ حکومت جرمنی نے اس حکم کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ مگر رومانیہ نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

بلگریڈ ۲۶ مئی۔ روس اور یوگوسلاویہ میں ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس سے دونوں ملکوں میں تجارتی معاملات میں اشتراک اور تعاون کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔ روس کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کے تمام شہروں میں اپنے تجارتی مراکز قائم کر سکے گا۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ پیرو (جنوبی امریکہ) میں زبردست زلزلہ آیا۔ ۲۰۰ اشخاص جان سے مارے گئے۔ اور ۵ ہزار زخمی ہوئے۔ ۲ ہزار مکانات بھی تباہ ہو گئے۔

جنگ کے اخراجات کے لئے فوجی بجٹ کی جو مہم شروع ہوئی تھی۔ اس کے فنڈ میں اب تک ۱۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ چندہ جمع ہو چکا ہے۔ گویا روزانہ ۱۰ لاکھ پونڈ چندہ ہوتا رہا۔

پیرس ۲۷ مئی۔ مغربی محاذ کے متعلق فرانسیسی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمن شمالی علاقہ میں لگاتار حملے کر رہے ہیں۔ مگر اتحادیوں نے ان کو آگے بڑھنے سے روک رکھا ہے۔ بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور جرمن نقصان کا خیال کئے بغیر اپنی فوجوں کو میدان میں جھونک رہے ہیں۔ سوم اور ایزی کے علاقوں میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ فرانسیسی اخبارات نے لکھا ہے کہ پیرس کے لوگ بالکل اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس طرح پہلے کرتے تھے۔ مطلقاً کوئی گھبراہٹ نہیں۔

نیویارک ۲۷ مئی۔ صدر امریکہ نے ملکی دفاع کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اہل امریکہ کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ ان کا ملک لڑائی سے بہت دور ہے۔ ایسا خیال کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہم خود دشمن کو حملہ کے لئے بلا رہے ہیں۔ امریکہ میدان جنگ سے دور نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہم نے بچاؤ کے لئے خاطر خواہ تیاری نہیں کی۔ مگر یہ صحیح نہیں ہماری فوج اور بیڑہ ایسا مضبوط اور اچھا ہے کہ اس سے قبل ایسا کبھی نہیں ہوا۔

پشاور ۲۷ مئی۔ آج صبح پونے دس بجے کے قریب یہاں بھونچال کا جھٹکا محسوس ہوا۔

برلین ۲۷ مئی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ جرمن فوجوں نے کیلے کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس میں لڑنے والی جرمن فوجوں کی مدد کے لئے سوئیٹزرلینڈ کی سرحد سے جرمن فوجیں آ رہی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کتنی بڑی لڑائی ہو رہی ہے۔ رائٹر کے فوجی نامہ نگار کا بیان ہے کہ شمالی فرانس میں لڑائی بہت زور پکڑ رہی ہے۔ بالخصوص بلجیم میں۔ جرمنوں نے ساحل تک پہنچنے کے لئے جو رستہ بنایا تھا۔ اسے بہت چھوٹا کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت کا بیان ہے۔ کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہاز دشمن کو سخت نقصانات پہنچا رہے ہیں۔ بولون کے سوا باقی تمام بندرگاہوں پر اتحادیوں کا قبضہ ہے گزشتہ تمام رات ہمارے ہوائی جہاز دشمن پر حملے کرتے رہے۔ بلجیم اور ہالینڈ کے جرمن اڈوں پر بھی شدید بمباری کی گئی۔ کل کیلے اور ڈنکرک کے درمیان سخت لڑائی ہوئی۔

جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا تھا کہ جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے ہوائی اڈوں پر شدید بم برسائے ہیں۔ مگر یہ اطلاع بالکل غلط ہے اسی طرح اس کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے۔ کہ ناروے کے ساحل کے قریب برطانیہ کا ہوائی جہاز لے جانے والا ایک جہاز غرق کر دیا گیا ہے۔

برطانیہ میں ملکی دفاع کے لئے اہم تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سر آئرن سائڈ کو اس شعبہ کا کمانڈر بنا دیا گیا ہے۔ اور بعض انتظامی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے مغربی اور جنوب مغربی علاقوں کو خالی کر دیا جائے گا۔ عورتوں اور بچوں کو وہاں سے نکالا جا رہا ہے۔

پولیس نے آج بعض فیسسٹ مراکز پر چھاپے مارے اور قریباً ۲۰ آدمی گرفتار کر لئے

مالٹا کے گورنر نے کل رات ۸ بجے سے صبح کے ۵ بجے تک کرفیو آرڈر جاری کر دیا ہے۔ ان انتظامات کا حصہ ہے۔ جو ہوائی چھتریوں سے اترنے والے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے یہاں وسیع پیمانہ پر کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ آئرلینڈ کے وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملکی حفاظت کے لئے ایک نیشنل ڈیفینس فوج تیار کی جا رہی ہے۔ اس معاملہ میں ملک کی سب پارٹیاں متفق ہیں۔

لاہور ۲۷ مئی۔ آج پولیس نے ایک سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ۱۶۱ خاکساروں کا مقدمہ پیش کیا۔ ۱۲ خاکساروں کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا گیا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے آج ان لوگوں کی ایک فہرست شائع کی ہے۔ جو ہوائی لڑائیوں میں مارے گئے۔ زخمی ہوئے یا دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ ایسے لوگوں کی تعداد ۲۴۰ ہے۔ جن میں ۶ افسر ہیں۔

پیرس ۲۶ مئی۔ جرمن بمبار طیاروں نے آج بولون کے سٹیشن پر جمع ہونے والے ہزاروں پناہ گزینوں پر شدید بمباری کی۔ جس سے بچے اور عورتیں بھی ہلاک ہو گئیں۔ تین تباہ کن جہازوں نے بھی گولے برسائے اور بہت سی عمارتوں کو تودہ خاک کر دیا۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ فیڈرل ریزرو بورڈ کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۳۹ء میں برطانیہ کے پاس ۳۴۴۹،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر کا سونا تھا۔ فرانس کے پاس ۲۷۶۶،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر کا اور جرمنی کے پاس ۲۹،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر کا۔

بمبئی ۲۷ مئی۔ امید ہے۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ جون کے شروع میں ہو گا۔ جس میں یورپ کے حالات کے پیش نظر ہندوستان کے مستقبل پر بھی غور کیا جائے گا۔ مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر برطانیہ نے ہم سے مدد مانگی۔ تو ہم اسے مایوس نہیں کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۵۵۸۶ منکہ بیگم بی بی بیوہ چوہدری امام دین صاحب مرحوم قوم اوان عمر سنہ ۶۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۳ء ساکن بھڑتھانوالہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ تبلیغ ہش ۱۳۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

ایک جوڑ اچوڑیاں نقرئی قیمتی ۱۰ روپے
ایک جوڑا ڈنڈیاں " " ۵ "
ایک ہنسلی ۱۵ "
ایک راس بھینس ~~۵۰~~ ۸۰ "

علاوہ اس کے ایک مائی منجی ہر سال میرے حصہ میں آجاتی ہے جس کی قیمت بلحاظ بھاؤ اجناس بڑھتی و کم ہوتی رہتی ہے۔ میں مندرجہ بالا رقم مبلغ للعہ ۸۰ روپے کے دسواں حصہ کی اور اسی طرح سالانہ آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کر کے باقاعدہ رسید حاصل کرلوں تو وہ رقم حصہ وصیت سے ادا شدہ سمجھی جاوے۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ :- بیگم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد فیروز علی ولد علی بخش بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:- غلام نبی فرزند موصیہ۔ نویسندہ حکیم محمد حسین قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ

نمبر ۵۶۰۲ منکہ زینب بیگم بیوہ محمد ابراہیم خان مرحوم قوم راجپوت عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت مئی سنہ ۱۹۰۸ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ شہادت ہش ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک مکان واقعہ شہر امرتسر کوچہ بھائیریاں کٹڑہ جیمل سنگھ۔ (۲) ایک مکان قادیان دارالامان محلہ دارالرحمت قیمتی آٹھ صد روپیہ جس کا نصف چار صد روپیہ ہوتے ہیں۔ نمبر ۱ مکان مبلغ بارہ صد روپیہ میں گروی ہے۔ اس کی قیمت موجودہ انداز اً اٹھارہ صد روپیہ ہے۔ میں اس تمام جائیداد یعنی ہر دو مکان مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ والسلام

العبدہ نشان انگوٹھا زینب بیگم۔
گواہ شد محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان
گواہ شد نور احمد خان پسر موصیہ

نمبر ۵۶۰۵ منکہ غلام رسول ولد کرم بخش قوم ارائیں عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت مارچ سنہ ۱۹۳۵ء ساکن چک نمبر ۱۲۰ ڈاکخانہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ شہادت ہش ۱۳۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے تقریباً ۱۸ ایکڑ زمین زرعی غیر مستقل نہر پر ملکیت ہے۔ جس کی قیمت بموجب نرخ موجودہ سمار (۶۰۰) روپے ہے اور ڈیڑھ مربعہ زمین نہر مستقل پر بطور آبادکاری ملی ہے۔ جو ابھی تک ملکیت نہیں ہوئی۔ اور تین سو روپیہ لوگوں سے قرضہ قابل وصول ہے۔ اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں وصیت جائیداد کے سلسلہ میں داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو یہ رقم وصیت کردہ میں سے منہا کردی جائے گی۔

العبد غلام رسول بقلم خود۔ گواہ شد عبداللطیف سکرٹری جماعت احمدیہ رحیم یار خان
گواہ شد فرزند علی عفی عنہ بقلم خود

نمبر ۵۵۱۰ منکہ شیخ فضل حق ولد مہر دین قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۲ء ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۹ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری اوسط ماہوار آمد مبلغ عہ ۲۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری ماہوار آمد میں اگر کوئی کمی و بیشی ہوئی تو اس کے حساب سے ادا کروں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد شیخ فضل حق تاجر کتب مشن روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد عبدالحمید کلرک کونگڑم آرسنل۔ گواہ شد عبدالمجید عاجز کلرک سٹور آرسنل کوئٹہ

سستے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹ

جو چھ ماہ تک کارآمد ہیں

از یکم اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

ملتان چھاؤنی سے سرینگر

براستہ لاہور

سکیم الف	سکیم ب
براستہ راولپنڈی یا جموں (توی) اور واپسی کسی ایک راستہ سے	براستہ جموں (توی) اور بانہال اور واپسی اسی راستہ سے
اول ۱۱۵-۹-۰ روپے	۱۰۰-۱۳-۰ روپے
دوم ۷۰-۵-۰ روپے	۶۲-۴-۰ روپے
درمیانہ ۱۵-۱۱-۰ روپے	۲۳-۱-۰ روپے
سوم ۱۸-۱۰-۰ روپے	۱۷-۰-۰ روپے

ان کرایہ جات میں چار سو میل کے ٹرک کا کرایہ بھی شامل ہے

باتصویر پمفلٹ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔
"سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں"۔

الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کی خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ار آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah